

<p>۵۱۱ لکھنے ان کے کہ روئے گئے شاہ و پادشاہ بیست و پنج روز و پانچین دن باجی سے جاو بیست و پنج روز کا جتنی ترسے شوگر کا گلو روئے کے واپس کی گئی اور وہ کیسوں کو</p>	<p>۵۱۲ اسی صاحب سے دعا گنگا کو اور روئے سے پانچ ماہوں میں ترسید اور حق روئے سے بارہ ماہ دوسرا ہر چہ سب روئے سے</p>	<p>۵۱۳ ذیل سے گیا ہو گا ترسے ان کو منظم مزاجی کسی اور نمونہ سے لے گا معلوم پانی سے اور ترسے لے گا حلقہ لاش کنس اور ترسے لے گا ہوا</p>
<p>۵۱۴ اسی کی باکو بہت رنج اٹھانا ہوتے تھے سنگے سرخام کے بازار میں جانا ہوتے تھے</p>	<p>۵۱۵ اس تہی دست کو حاصل ہی دولت ہوئے ترسے شکل میں سب کی زیارت ہوئے</p>	<p>۵۱۶ وہ بیکس و تنہا ہوں کہ ہوئے گا نہ کوئی ترسے کے سوال لاش بہ روئے گا نہ کوئی</p>
<p>۵۱۷ لکھنے لاش اگر کو اٹھا یا رو کر باجوہ کر یا نقل یا باؤنے نصبتے تم پر پانچ عیاش کے کہ کو جو لاش اگر کر لائی کر ہوا ترسے اور وان اور مور</p>	<p>۵۱۸ جبکہ عیاش کو بھی روئے تھے دل شکرا یا بیست کے دن چھپنے پھپھنے اٹھا رہے ہیں کا بھی پر جو چکے پھپھنے سب عیاش میں رہتا سو پھپھنے پھپھنے</p>	<p>۵۱۹ پتہ تھے اور تھے جن انسان کے کھڑے تھے عیاش کے سب میں تھے پھپھنے پھپھنے ترسے کے تھانوں لاکھوں تھے نہ جاوے پھپھنے لکھنے پھپھنے پھپھنے پھپھنے پھپھنے</p>
<p>۵۲۰ صدیہ تنہائی کا اپنی نہ سے گا عیاش میرے کہ گنگا گنگاں رہے گا عیاش</p>	<p>۵۲۱ آجائے تضاد پر سے مشتاق تھن ہوں اب کون پر جس کے لیے روئے کو رہا ہوں</p>	<p>۵۲۲ کہ ہوش میں تھے اور کہ غشی میں تھے مولا لاش علی اکبر بہ کھڑے روئے تھے مولا</p>
<p>۵۲۳ آئی بہ صاحب ہون کی استوت سے بانو کو دیکھ تو گیسو سے چو کو زرا آوہا ہوں بہ سے گرد و غبار چھرا بین سے کہ یہ عیاش پر چکل کو کیا</p>	<p>۵۲۴ جب روئے تھے غریب و فقار کو تنہائی کا صدیہ پوٹا ہوا دوسرا کو لالہ کے بارہوٹا یا شہ کو نہا پیکر سب پتی غریبی پہ خدا کو</p>	<p>۵۲۵ اور سب غریب تھے غریب پکاری پہلک شہادت سے نہ رہے پکاری غش پوئی ترسے لے گا عیاش پکاری</p>
<p>۵۲۶ رات میں تنہا نہیں چھوڑوں گاترے جانی کو کہوئی لاشہ اکبر کی نگہ سبانی کو</p>	<p>۵۲۷ کہتے تھے براغم مجھے لشکر کا ہوا ہی اک میرے لیے خون نہ ترے کا ہوا ہی</p>	<p>۵۲۸ کہ کے لیے آپ ہاں روئے میں مولا ہاں باؤ سے غریب ہی جلا ہونے میں مولا</p>

۴۸
 اگر بجا سہارا تو خفقان کا جو کچھ
 ہو چکا ہے وہ سب سلطانِ دو عالم
 کو دیکھ کر ہنسنے لگا ہے

۴۹
 دو کر کہا یا تو نے تو چہ اسے نہ ہر والا
 کیا پیاسا ہی مولا ہے اور نیلیوں والا
 آج کل کی بھون میں کئی بھون ناال
 اور کو دین سے یعنی بھون سے ناواؤں والا

۵۰
 بیخاک ہو غمت مری اور آؤ سے منظر
 پانی کی گدائی تو جواب بھلی تو باجر
 جیسا ہے اعدا کے لئے جیسا ہے
 یہ لیکہ بہت خلد میں سوج علی باجر

اب خیمہ میں نا دل بھی ہمارا نہیں جاتا
 آقا زرا پیاسا ہی پکارا نہیں جاتا

اصغر کے تڑپنے سے مری روح حزن ہے
 پانی کی گدائی سے بھگے ننگ نہیں ہے

اکبر کی تو غیرت کا بھگے پاس بڑا ہے
 اکبر نہیں وان لاشہ اکبر تو بڑا ہے

۵۱
 نیکو کار ہوا نہ سازا دیو کے
 گھوڑے کی صلا سن کے حرم کے
 آؤں میں اصغر کو لیے آؤں سے منظر
 جلائی کر فریاد ہے اور لکب پور

۵۲
 جاؤ تو نہیں اڑھوں گلین کی شالی
 اٹھا رہیں کی تو بی بی کی
 تم سا فخر جو میرے لئے ہے وہ کیا
 اچھین جو عدد کیسے اصغر کی ہر والی

۵۳
 ناکا وہ خالون قیامت نے زادی
 باؤ تو ہے منظر کی ہر شائق ہر زادی
 تو نے علی اکبر تو فرسے کی ہر زادی
 دیت ہی جو بخارہ ہیں کا ہر زادی

بیٹے تھے جو اکبر تو زیارت تھی بیٹی کی
 صدمے گئی اب مٹی ہے تصویر علی کی

ثمت سے خریدتا ہوا سے سبطی نے
 اصغر کو مرے دو دھلا یا ہے اسی نے

زہرا کی بہو ہو کے سخاوت نہیں کرتی
 اصغر کو تیار سرامت نہیں کرتی

۵۴
 توت لکنا تو جاتی تو حال تو بیلا
 غلام ہوں نابا ہوں اور بسکین ہونا
 اکبر انکارہ ہیں کلے خواہ پیاسا
 پانی میں گلابوں سے لکوں کا نوا

۵۵
 تھر کے غیرت سے خیاب تہلوار
 فریاد کا خاشوں ہوا ہی لکے ناچار
 تو جیسا کہ جب اصغر کے لکے کفار
 باؤ بھگے چھین کے ظالم مرم کفار

۵۶
 بیلا کی صلا کے وہ کس میں کوئی ناچار
 اصغر کو دیکھو تو دین شکر کی سلا ناز
 بھرنے کو بھی لکے کی اور سے کفار
 تو دنی کی امانت سے خبر خود دار

پانی کے لیے تو گناہ احسان کسی کا
 غیرت مجھے آتی ہے میں بیٹا ہوں سخی کا

صورت کے چھپانے سے شرافت بھی چھپی ہے
 اور باؤ کہیں ماوری الفت بھی چھپی ہے

مجھے شغری بڑھانی ہے وطن میں
 اکبر کی طرح اسکو نہ چھوڑا یوں میں

<p>۱۹۱ شہر کا بیوتی مقرر کا بیوتی زیور کیسے مارے تو لے کوئی اسکو نہیں لیان بیوتی میں منیت کا آثارو بانی کے کما بیوتی کو اور شہر کو</p>	<p>۱۹۲ افضلہ اشرف کو لے گیا تو میں سردار داروہ سے میان میں بیوتی اور دیبا کو جو دیکھا لکھنے لگا افضلہ نہیں لے کرے جسے کو بیوتی کو سے دل</p>	<p>۱۹۳ کی نہی جو مظلومی بیوتی کے گرفتار نہیں ستیا تر لے لے توجہ کار وہ ہاؤں غور پر ان سے بھی بیوتی فواد کے بچان لب بیوتی جی بیوتی</p>
<p>۱۹۴ کرت سری پوری جا کرے گا مراد اور خوش ہوئے بیوتی کی بیوتی کا بیوتی میلے ہی سے منیت کا بیوتی بیوتی نہیں لے کرے اور بیوتی کو</p>	<p>۱۹۵ دیبا کو جو دیکھا لکھنے لگا افضلہ نہیں لے کرے جسے کو بیوتی کو سے دل عجیب سے تم اس کو منیت میں تجارت جس میں سی بیوتی کی خاطر لے لے لے</p>	<p>۱۹۶ وہ ہاؤں قابل بچکان سے ہوا باہر مظلومی اشرف کا بچا لارو سے سردار مصلحت سے لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے مصلحت سے لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے</p>
<p>۱۹۷ اکثر کو ہوا وہ ہی جو منیت کا لکھا تھا بانی علی اکبر بھی تو منیت سے پلا تھا</p>	<p>۱۹۸ مشتاق عبت اسکا تو امی شہنہ دہن ہی نہیں چہنہ کو تر ہے نہ یہ نہیں ہی</p>	<p>۱۹۹ دو نہرین بیوتی بیوتی کی امیر اور دوسرے اک بلب کے بازو سے اور اک حلق پیر سے</p>
<p>۲۰۰ بیکل بھی علی نہ بھی تعویذ بھی لے کنتی تھی کہ تو بیوتی میں نے بیوتی پھر کو بیوتی بیوتی کو بیوتی</p>	<p>۲۰۱ اشرف کو لے ہاتھوں نہ نہرا کا وہ جلیا جہت سے قریب صنف کفار جو آیا منیت سے حاجت سے بیوتی کو لایا</p>	<p>۲۰۲ نہی ہی کو اور نہ لگا تیرہ کاری کچھ بیوتی کو چھوڑ دو گلے سے بیوتی نہیں لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے</p>
<p>۲۰۳ جیلانی اجل تیر کا مشتاق گلا ہے اکبر کی ملاقات کو اشرف بھی جلا ہے</p>	<p>۲۰۴ کتاب ہوا اشارے سے کہ سید کا بیوتی عمران بیوتی نادان بیوتی اور شہنہ بیوتی</p>	<p>۲۰۵ اس جرم پر وان کو دھتو بیوتی تھا یانہ اسطے اشرف کے کفن تک بھی نہیں تھا</p>

دستاویز

<p>۵۲۳</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>	<p>۵۲۴</p> <p>کتاگر پتھر کی کہ میں تم کو پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر اور میں پتھر پتھر پتھر پتھر خدا جانتے کہ میں پتھر ہوں</p>	<p>۵۲۵</p> <p>اس نے جس سے آؤ بھی نظر لگے اور وہ بیان کرتے تھے نئی سی جگہ لگائی پتھر کی تربت سے جو پتھر علی افسر علی افسر</p>
<p>۵۲۶</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>	<p>۵۲۷</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>	<p>۵۲۸</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>
<p>۵۲۹</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>	<p>۵۳۰</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>	<p>۵۳۱</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>
<p>۵۳۲</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>	<p>۵۳۳</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>	<p>۵۳۴</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>
<p>۵۳۵</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>	<p>۵۳۶</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>	<p>۵۳۷</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>
<p>۵۳۸</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>	<p>۵۳۹</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>	<p>۵۴۰</p> <p>پتھر کے کتاغابی حرمہ بنک اسکو کسی بیچو کو تو تم لوگ سے بین لو طلب تم سے ہون کو سوچو کیا پتھر کا ہے مگر افسر کے لئے</p>

<p>۳۳ یہ لکھتے ہوئی قبر پر پیش و نا جانے خاموش و پیر کی زمین لائق گرفتار اور کہ دعا ملک کا جو خالق مختار دنیا میں اپنی شان و جب شہر ابرار</p>	<p>۳۴ بیست دنیا و تیر جہاں حسین اور فخر دین مالک دنیا حسین اور زینب بنت علی سر کئی حسین اور بیچ مومن میں بیڑا حسین اور</p>	<p>۳۵ مطلع تحمل حسین اور کوہ شکر و قزو و کل حسین اور باغ بہار فقر و کل حسین اور بیچ بانیں جاہ و تحمل حسین اور بیڑا حیات جہاں حسین اور</p>
<p>ہوں شفا و کھٹ اسکے مددگار ہمیشہ قائم رہیں دنیا میں مزار اور ہمیشہ صرف طواف لاش فرشتوں کی فوج ہے کعبے کی طرح جرجی چسارم پر اوج ہے اسکا شرف نبی پر نبی کا شرف ہے یہ یکتا ہے آبرو میں کہ در نجف ہے یہ</p>	<p>۳۶ مطلع تحمل حسین اور ایان جہاں چل کر وہ لوہا حسین اور کوہ چوچکا قطرہ وہ دنیا حسین اور بیار سب جہاں اور سجا حسین اور خالق کے بعد نبوت میں کیا حسین اور</p>	<p>۳۷ مطلع تحمل حسین اور سب بندوں کا مقابلہ حسین اور جو جب کی بارغ غلہ کر وہ تحمل حسین اور نظر جہاں عشق حق پر وہ تحمل حسین اور</p>
<p>۳۸ یہ آبرو پر خضر علیہ الصلوات کی خضر اک طرف حیات ہے آب حیات کی حقایقہ بینشال شکیبائی میں ہوا جہاں کوئی شریک نہ تھا فی میں ہوا خوش ہو کہ خاک میں جن اپنا ملا دیا ایمان کو حسین نے مر کر جلا دیا</p>	<p>۳۹ مطلع تحمل حسین اور دارا قرار صبر و تحمل حسین اور بیست امانت فقر و کل حسین اور گنجینہ رشکوہ و تحمل حسین اور خفا اسید گاہ جزو کل حسین اور</p>	<p>۴۰ مطلع تحمل حسین اور منقطع جہاں مکت خالق حسین اور فطاح شد و الجلال کا عاشق حسین اور ناپہر چرخ منک مصلوق حسین اور</p>
<p>۴۱ ایان کے قافلے کو جو دیکھا جہاں میں یوسف یہی خضر کو ملا کاروان میں برتر ہے اوج عرش سے پایا حسین کا انصاف ذوق الجلال ہے سایا حسین کا کی نذر حق تمام کما فی نون کی</p>	<p>۴۲ مطلع تحمل حسین اور دارا قرار صبر و تحمل حسین اور بیست امانت فقر و کل حسین اور گنجینہ رشکوہ و تحمل حسین اور خفا اسید گاہ جزو کل حسین اور</p>	<p>۴۳ مطلع تحمل حسین اور منقطع جہاں مکت خالق حسین اور فطاح شد و الجلال کا عاشق حسین اور ناپہر چرخ منک مصلوق حسین اور</p>